سوال

(239)جمعہ کے روز اذان ثالث جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

جمعہ کے روز اذان ثالث جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جائز ہے۔ منتقیٰ میں ہے۔

"عن السائب بن يزيد قال كان النداء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة اوله اذا جلس الامام المنبر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء ولم يكن للنبي صلى الله عليه وسلم موذنين غير واحد (رواه البخاري والنسائي وابوداود) "وفي رواية لهم فلما كانت خلافة عثمان وكثر وامر عثمان يوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن به على الزوراء فثبت الامر على ذلك انتهى"

(حررہ عبدالرحیم۔ سید محمد نزیر حسین فتاویٰ نزیریہ ص352۔ کتاب دستورالمنتقی(1) طبع شدہ بعد نظر ثانی حضرت مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مدرسہ میاں صاحب مرحوم دہلی حال صدر مدرس درسہ دارالاحدیث رحمانیہ کراچی کے ص 89 پر ہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ ہوا اور آپ نے لوگوں کی کثرت دیکھی۔ تو آپ نے خطبہ کی اذان سے پہلے ایک اور اذان صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی موجودگی میں جاری کی اور کسی نے اس پر انکار کیا اور جب یہ ہے تو اذان مذکورہ آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق خلفاء راشدین کی سنت میں داخل ہے۔ جو لوگ اس اذان کو بدعت بتلاتے ہیں۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ حضرت مولانا صاحب محمد دہلوی مرحوم اخبار محمدی یکم جنوری 1939ء پر اس اذان کو مسجد کے اندر کہلوانا بدعت سیئہ قرار دیتے ہیں۔

"قال الحافظ وبلغني ان اهل الغرب الادنى الان لاقاذين عندهم سوي مرة (نيل الاوطار جزثالث ص 223 انما الاعمال بالنيات ولكل امرما نوي (حرره ابوالخير حبيب الله سعيدى عفى عنه"

1۔ اس کتاب کو حضرت استاد الکل مولانا نزیر حسین محدث دہلوی نے جماعت اہل حدیث کے لئے اپنی موجودگی میں طبع کرایا تھا۔ (اخبار محمدی ص 2018 شوال 1358ہجری)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص435

محدث فتویٰ